جناب محمد شہاب اشرف خٹک *

ذکراللہ قرآن وحدیث کی روشنی میں

ذکر: عربی زبان میں ''ذکر'' (اس نے یاد کیا)

یذکر (وہ یاد کرتا ہے یا کرے گا) جس کے معنی ہیں بھولی ہوئی چیز کو یاد کرنا اسے بار بار ذہن میں لانا اور دل و زبان سے یاد کرنا ہیں۔

ذکر کے لغوی معنی: لغت میں اس کے معنی ہیں' یاد' تذکرہ' بیان' چرچا' قول اور بیان سے باہر کے ہیں۔ ذکر کے مقابلے میں ''نسیان'' اور غفلت کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح شریعت میں ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔

قرآن پاک میں ذکر کا مفہوم: قرآن پاک میں ذکر کا لفظ یاددہانی' دعا' قرآن مجید میں نماز جمعہ' پنجگانہ نماز' اللہ کی نصیحت کیلئے آتا ہے۔

اہل تصوف کے نزدیک ذکر کا مفہوم: اہل تصوف کے نزدیک ذکر کا مفہوم بہت بلند ہے وہ کہتے ہیں۔

''جودم غافل سودم کافر''

ترجمہ: یعنی انسان کا ایک ایک سانس اللہ تعالیٰ کی یاد میں خارج ہو ورنہ کفر ہوگا۔

ذکراللہ قرآنی آیات کی روشنی میں: فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون

''تو تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں تم کو اور احسان مانو میرا اور ناشکری مت کرو'' (القرآن سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۵)

اس حکم کی پیروی کرو اور یہ امید رکھو کہ یہ شاہانہ انداز بیان ہے بادشاہ کا اپنی شان بے نیازی کے ساتھ کسی نوکر سے یہ کہہ دینا کہ ہمارے طرف سے فلاں عنایت ومہربانی کے امیدوار رہو اس بات کے لئے بالکل کافی ہوتا ہے کہ وہ ملازم اپنے گھر شادیانے بجوائے اور اسکو مبارکبادیاں دی جانے لگیں' اسی طرح ایک اور آیت مبارکہ میں آتا ہے۔

فاذاافضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھدٰلکم وان کنتم من قبلہٖ لمن الضآلین O

---

* ایم۔اے۔ایم فل اسلامیات۔گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

ترجمہ: پھر جب طواف کو چلو عرفات سے یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر حرام کے اور اس کو یاد کرو جس طرح تم کو سکھایا اور تم تھے اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے (القرآن سورۃ البقرہ آیت ۱۹۸)

اس آیت کریمہ میں مومنوں کو مخاطب کیا گیا ہے کہ مزدلفہ کے مقام پر اللہ کو خوب یاد کرو یعنی اس کا ذکر کرو اور اسکو اس طرح یاد کرو جس طرح یاد کرنے کا حق ہے اور جاہلیت کے زمانہ میں اللہ کی عبادت کے ساتھ جن دوسرے مشرکانہ اور جاہلانہ کاموں کی آمیزش ہوتی ہے ان سب کو چھوڑ دو اور اب جو تمہیں ہدایت اللہ نے بخشی ہے اس کے مطابق خالصۃً اس رب ہی کی عبادت کرو۔ ذکر کو کثرت سے یاد کرنے کے بارے میں یوں ارشاد ہوتا ہے: **واذکر ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار** ''اور یاد کر اپنے رب کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو'' (القرآن سورۃ آل عمران آیت ۴۱)

حضرت زکریاؑ نے (جناب باری تعالیٰ) سے عرض کیا اے میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کس طرح ہوگا' حالانکہ مجھ پر بڑھاپا آ پہنچا اور میری بیوی بھی بڑھاپے کی وجہ سے بچہ جننے کے قابل نہیں ہے۔ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ ایسی حالت میں لڑکا ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ ارادہ کریں کر دیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے پروردگار (تو پھر) میرے واسطے کوئی نشانی مقرر فرما دیجئے (جس سے معلوم ہو جائے کہ اب حمل ہو گیا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری نشانی یہی ہے کہ تم لوگوں سے تین روز تک باتیں نہ کر سکو گے (بجز ہاتھ یا سر وغیرہ) اشارہ کہ (جب یہ نشانی دیکھو تو سمجھ جانا کہ اب گھر میں امید ہے) اور اس زمانہ میں جب آدمیوں سے گفتگو کرنے کی قدرت نہ رہے' ذکر اللہ پر قادر ہو گئے۔ سو اپنے رب کو دل سے بھی بکثرت یاد کرو اور زبان سے بھی تسبیح (تقدیس) کیجیو دن ڈھلے بھی اور صبح کو بھی چونکہ ذکر اللہ کی قدرت اس وقت بھی پوری رہے گی۔ **الذین یذکرون اللہ قیٰما وقعودا وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربنا ماخلقت ھذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار** O ''وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں اے رب ہمارے تو نے یہ عبث نہیں بنایا تو پاک ہے عیب سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے'' (القرآن سورۃ آل عمران' آیت ۱۹۱)

جب انسان نظام کائنات کا بغور مشاہدہ کرے تو یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ سراسر حکیمانہ نظام ہے اور یہ بات سراسر حکیمانہ نظام ہے اور یہ بات سراسر حکمت کے خلاف ہے کہ جس مخلوق میں اللہ نے اخلاق پیدا کئے ہوں اور تمام اختیارات دیئے ہوں اور عقل وتمیز عطا کی ہو۔ اس سے اس کی حیات دنیا کے اعمال پر باز پرس نہ ہو اور اسے نیکی پر جزاء اور بدی پر سزا نہ دی جائے اسی طرح نظام کائنات پر غور وفکر کرنے سے انہیں آخرت کا یقین حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اللہ کی سزا سے پناہ مانگنے لگتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور آیت میں یوں ارشاد ہوتا ہے۔

فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیٰما وقعودا وعلیٰ جنوبکم O ''پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے رہو'' (سورۃ نساء آیت ۱۰۳)

اس آیت کریمہ میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اللہ کا ذکر صرف نماز تک نہیں ہے' بلکہ اسے ہر حال میں خواہ کھڑے ہوں یا لیٹے یاد کیا جا سکتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے وہ اسے کسی حال میں اکیلا نہیں چھوڑتا اللہ کو اپنا ذکر ہر حال میں پسند ہے خواہ وہ بندہ جنگل میں اللہ کو یاد کرے یا لوگوں کے مجمع میں اللہ کی یاد میں معروف ہو اللہ ہر حال میں سننے والا اور دیکھنے والا اور ہر اسکی دعا کو قبول کرنے والا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفۃً و دون الجھر من القوم بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلینO

''اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑاتا ہوا اور ڈرتا ہوا اور ایسی آواز سے جو کہ پکار کر بولنے سے کم ہو صبح کے وقت اور شام کے وقت اور مت رہ بے خبر'' (القرآن سورۃ اعراف آیت ۲۰۵)

پہلا ذکر آہستہ یا بلند آواز سے کرنے کے متعلق ہے' اس کے بارے میں قرآن نے اس آیت کے دو طریقے اختیار کئے ذکر خفی' ذکر' جہر' ذکر جہر کے بارے میں فرمایا ''واذکر ربک فی نفس'' یعنی اپنے رب کو یاد کیا کرو اور اپنے دل میں اس کی بھی دو صورتیں ایک یہ کہ بغیر زبان کے حرکت کے اور دھیان اللہ کی ذات و صفات کا رکھے جس کو ذکر قلبی اور تفکر کہا جاتا ہے' دوسرا یہ کہ اس کے ساتھ زبان سے بھی آہستہ آواز میں اسماء الٰہیہ کے حروف ادا کرے یہ سب سے افضل اور بہترین صورت ہے' کیونکہ ایسی صورت میں دل کے ساتھ زبان بھی ذکر میں شروع ہو جاتی ہے' لیکن اگر دل میں ہی اللہ کا ذکر کرتا رہے اور زبان سے کوئی حرف ادا نہ کرے تو بھی ثواب ہے لیکن یہ کم درجہ ہے۔ دوسرا طریقہ ذکر کا اسی آیت میں یہ بتلایا گیا ہے کہ زور کی نسبت کم آواز کے ساتھ یعنی ذکر اللہ میں مشغول ہونے والے کو یہ اختیار ہے کہ آواز سے ذکر کرے' مگر اس کا ادب یہ ہے کہ بلند آواز سے نہ کرنے (یعنی چیخ کر) متوسط آواز کے ساتھ ذکر کرے تیز آواز سے پڑھنے کا مطلب یہ ہوگا کہ مخاطب کا احترام اور آداب اس کے دل میں نہیں ہیں۔ جس ہستی کا ادب و احترام اور رعب انسان کے دل میں ہوتا ہے اس کے سامنے انسان بلند آواز میں بات کیسے کر سکتا ہے؟ اس لئے یہ بات زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو دن اور رات میں اس کی تسبیح بیان کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں سے کوئی نام پکار کر اس کی تسبیح کیا کرو اللہ کو اپنا ہر نام محبوب ہے اور وہ اپنے بندوں کو معاف کرنے والا ہے۔ ذکر کے متعلق آگے ارشاد ہوتا ہے: رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہO

''کہ وہ ایسے مرد ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے نہ فروخت (القرآن سورۃ نور آیت ۳۷)

اس آیت مبارکہ میں ان مومنین کی خاص صفات بیان کی گئی ہیں جو اللہ کے نور ہدایت کے خاص مورد اور مسجدوں کو آباد رکھنے والے ہیں۔ اس میں لفظ رجال کی تعبیر کی طرف اشارہ ہے کہ مساجد کی حاضری دراصل مردوں کے لئے ہے اور عورتوں کی نماز ان کے گھروں میں افضل ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کی بہترین مساجد ان کے گھروں کے تنگ و تاریک گوشے ہیں۔''

اس آیت میں مومنین صالحین کی یہ خصوصیت بھی بیان کی گئی ہے کہ مومن لوگوں کو تجارت اور بیع کا مشغلہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتا لفظ تجارت میں چونکہ بیع بھی داخل ہے اس لئے بعض مفسرین نے تجارت سے مراد خریداری اور بیع سے مراد فروخت کرنا لیا ہے' اور بعض نے تجارت کو اپنے مفہوم میں عام رکھا ہے' یعنی لین دین خرید وفروخت کے معاملات وغیرہ۔ اور آگے اس آیت میں ذکر کے متعلق یوں آتا ہے: والذکرین اللہ کثیرا والذکرات اعداللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما " بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار رکھا ہے۔" (القرآن سورۃ احزاب آیت ۳۵)

قرآن کریم کے تمام احکام میں اگرچہ مرد وعورت دونوں ہی شامل ہیں مگر عموماً خطاب مردوں کو کیا گیا ہے' عورتوں کو ضمناً شامل کیا گیا ہے' ہر جگہ "یاایھا الذین امنوا" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اس میں یہ اشارہ کہ عورتوں کے سب معاملات تستر اور پردہ پوشی پر مبنی ہیں آیت مذکورہ میں عورتوں کی دلجوئی اور انکے اعمال کی مقبولیت کی خصوصیت ذکر فرمایا ہے کہ اللہ کے یہاں مقبولیت اور فضیلت کا دارومدار اعمال صالحہ اور اللہ کی اطاعت ہے اسمیں مرد وعورت میں کوئی امتیاز نہیں ذکر اللہ سب عبادات کی اصل روح ہے جیسا کہ حضرت معاذ بن انسؓ کی روایت میں آتا ہے

ترجمہ وحدیث: آپ ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ مجاہدین میں سب سے زیادہ اجر ثواب کس کا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرے۔ آگے ارشاد ہوتا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطٰنا فھو لہ قرین ۝ "اور جو شخص رحمان کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں وہی اسکا ساتھی رہتا ہے۔ (القرآن سورۃ الذخرف آیت نمبر ۳۶)

اس آیت میں اس شخص کا بیان ہے کہ جو اللہ کے ذکر سے غافل ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں' جو کہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے وہ اس کو نیکیوں سے روکتا ہے اور برائیوں کی طرف رجوع کراتا ہے' اور جب آخرت میں جب یہ شخص قبر سے اٹھے گا تو اس شیطان کی وجہ سے وہ سزا بھگتا ہے کیونکہ اس نے اس شیطان کی وجہ سے دنیا میں گمراہی کے کام کرتا رہا مگر اس وقت وہ سمجھتا تھا کہ وہ یہ سب کچھ اچھا کر رہا ہے۔

اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے تاکہ ہم اس کے بہکاوے میں نہ آسکیں اور عذاب آخرت سے بچ جائیں۔ (آمین)

ذکر اللہ احادیث کی روشنی میں: ذکر کے متعلق احادیث مبارکہ میں جو کچھ بتایا گیا ہے' یہاں مختصراً احادیث مبارکہ کو لیا گیا ہے جن میں خصوصی طور پر ذکر اللہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب لوگ ذکر الٰہی کے لئے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں جو اس کے قریب ہیں۔ (یعنی مقرب فرشتے) ذکر کرتے ہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۵۹۸)

اس حدیث مبارکہ میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اللہ کا ذکر اس قدر پرسکون اور پرلطف ہے تو اللہ پاک کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں یعنی یہ سب ذکر الٰہی ہی کی طاقت ہے ذکر ان کے دلوں کو سکون اور اطمینان قلب بخشتا ہے اور اللہ بھی ان لوگوں کا ذکر فرماتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔

۲۔ ''حضرت ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا ہے زندہ اور مرے ہوئے کی مانند ہے' (بخاری شریف)

اس حدیث مبارکہ میں یہ بات بتلائی گئی ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے کہ زندوں میں ہو یعنی اس کی روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے مگر اللہ کا ذکر نہ کرنے والا مردے کی مانند ہے آگے ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ذکر کے متعلق یہ کہا۔

۳۔ ''حضرت عبداللہ بن بسر ؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کون سا آدمی بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے یعنی (بہتر آدمی وہ ہے) جس نے طویل عمر پائی اور بہترین اعمال کئے پھر اس نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل بہترین ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا دنیا مین جب تک تو رہے تو تیری زبان پر ذکر الٰہی جاری ہو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۶۰۳)

اس حدیث مبارکہ میں بھی ذکر کی اہمیت اور فضیلت کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا اس میں ایک دیہاتی نے آپ ﷺ سے جو سوالات کئے تو ان کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کی عمر طویل ہو اور وہ اچھے اعمال کرے یعنی اللہ کی یاد اور لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور دوسرا یہ کہا گیا سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ انسان جب تک زندہ رہے اس کی زبان پر ذکر الٰہی جاری ہو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۶۰۳)

اس حدیث مبارکہ میں بھی ذکر کی اہمیت اور فضیلت کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا اس میں ایک دیہاتی نے آپ ﷺ سے جو سوالات کئے تو ان کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کی عمر طویل ہو اور وہ اچھے اعمال کرے یعنی اللہ کی یاد اور لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور دوسرا یہ کہا گیا سب سے بہترین عمل یہ ہے کہ انسان جب تک زندہ رہے اس کی زبان پر ذکر الٰہی جاری ہو یعنی صبح و شام اللہ کو یاد کرتا رہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ''ترجمہ حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس اللہ کی طرف سے افسوس اور نقصان ہوگا۔ جو شخص اپنے بستر پر لیٹا ہوا اور اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر بھی اللہ کی طرف سے افسوس اور نقصان ہوگا (سنن ابی داوٗد ص ۶۰۴)

اس حدیث مبارکہ میں اس مجلس کا ذکر کیا گیا جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو تو وہ مجلس ویران ہو جاتی ہے اور وہاں پر اس شخص پر اللہ نے افسوس کیا ہے جس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو یعنی وہ اللہ سے محبت نہیں کرتا پھر اس شخص پر بھی افسوس ہوا ہے جو رات کو سوتے وقت بستر پر اللہ کا ذکر نہیں کرتا۔ اس کے لئے رحمت آنا بند ہو جاتی ہے اور اللہ اس سے ناراض رہتا

ہے اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ کی ناراضگی سے بچیں دن رات سوتے بیٹھتے اللہ کو یاد کیا کریں۔ آگے اور حدیث میں یوں بیان فرمایا گیا ہے۔ ''ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی جگہ سے بیٹھ کر اٹھیں اور اس نشست میں اللہ کا ذکر نہ ہوا ہو تو ان کا وہاں کھڑا ہونا یا بیٹھنا گدھے کی طرح ہے (ابی داؤد ص ۶۰۳) اس حدیث مبارکہ میں ایسی محفلوں میں بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے جہاں پر اللہ کا ذکر نہ ہو کیونکہ اللہ کے ذکر سے غافل دل مردے کی طرح ہے جو نہ کسی کو فائدہ دیتا ہے اور نہ نقصان وہ ایک گدھے کی مانند ہے جس کی کوئی عقل نہیں ہوتی اس پر جتنا بوجھ ڈالا جائے وہ اٹھالیتا ہے چاہے اچھا ہو نہ ہو۔

تمام مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اچھی محفلوں میں جایا کریں جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہو' ہمیں ایسی محفلوں سے بچنا چاہیے جہاں رقص وسرور ہوتا ہے' کیونکہ یہ محفلیں جہنم کی طرف لے جانے والی ہیں یہاں انسان کا کردار خراب ہو جاتا ہے اور اس کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ سے یہی دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو منور رکھے اور زبان سے ذکر الٰہی جاری رہے۔ (امین)

ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا ''کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے نبی کریمؐ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی اللہ چاہے تو ان پر عذاب کرے اور چاہے تو انہیں بخشے'' (ترمذی ص ۶۰۴)

اس حدیث میں ایک بار پھر وہی کہا گیا ہے کہ مجالس کو اللہ کے ذکر سے روشن کیا جائے اور اللہ کی یاد سے سجائی جائیں اور ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ کے ذکر کیساتھ اس کے رسول محمد ﷺ پر بھی درود پڑھنے کا کہا گیا ہے جو مجلس اللہ کی یاد سے خالی رہ جاتی ہے تو اب اللہ ہی اس کا صلہ دینے والا ہے' اور وہی عذاب دینے والا کیونکہ وہی جس کو چاہتا ہے دیتا ہے' اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے' ہمیں اللہ پاک کی سخت ناراضگی سے بچنا چاہیے۔

حدیث: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے دل کی تاک میں لگا رہتا ہے یعنی جب آدمی اللہ کا ذکر (دل سے) کرتا ہے تو شیطان اس وقت پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے تو وسوسے پیدا کرتا ہے'' (بخاری شریف ص ۶۰۶)

اس حدیث میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ جس انسان کا دل اللہ کی یاد میں رہتا ہے تو ہر برائی اس سے دور رہتی ہے اور اس کا دل پاک رہتا ہے' اور شیطان اس موقع کی تلاش میں رہتا ہے کہ کب اس کا دل اللہ کی یاد سے غافل ہوتا کہ وہ اس کے دل میں وسوسے پیدا کرے اور اس کو اللہ کی یاد سے دور رکھے اس لئے انسان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ کو یاد کرتا رہے تا کہ وہ کسی وسوسے کا شکار نہ ہو سکے۔ (ترجمہ وحدیث) ''حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں بندہ جو عمل کرتا ہے اس میں ذکر الٰہی سے بہتر اور عذاب الٰہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں'' (ترمذی ص ۶۰۶)

اس حدیث میں ذکر الٰہیٰ کی فضیلت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اللہ کا ذکر بندے کے لئے سب سے بہترین عمل ہے اور اللہ کا ذکر ہی انسان کے لئے نجات کا ذریعہ ہے اللہ کے ذکر میں دنیا اور آخرت کا ثواب ہے اسی کے ذکر سے دنیا قائم ودائم ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک کے ننانوے (۹۹) نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری شریف و مسلم ۶۰۷) اس حدیث پاک میں اللہ کے صفاتی ناموں کا ذکر کیا گیا ہے ان ناموں کے یاد کرنے کا کتنا ثواب ہے اللہ کے ننانوے صفاتی نام ہیں ان ناموں کا یاد کرنے سے جنت کا انعام ملے گا' کیونکہ ان ناموں میں اللہ کی پاکی اور حمد وثنا کی گئی ہے جو شخص سچے دل سے اللہ کے ذکر میں لگا رہے گا اور اسکے ناموں کی تسبیح کرتا ہے تو اس کے لئے نہایت اجر وثواب اور آخرت میں نجات ہے۔

حدیث: آنحضور ﷺ نے انسان کو چار بہترین کلام بتلائے ہیں۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کے لئے بہترین کلام چار سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر (مسلم شریف۔ ۶۱۱)

اس حدیث مبارکہ میں ان پاک صفاتی ناموں کا ذکر کیا گیا ہے جن کو پڑھنے اور یاد کرنے سے دنیا او ر آخرت میں انعامات کا وعدہ ہے سبحان اللہ' یعنی اللہ کی ذات پاک ہے' اس میں اللہ کے پاک ہونے کا بتایا گیا ہے۔ الحمد للہ یعنی سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اس دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ ہی کی حمد ثناء میں لگی ہوئی ہے اور اس کا شکر ادا کر رہی ہیں۔ لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یہ بات انسان کو شرک سے پاک کر دیتی ہے' کہ اس دنیا میں اور آخرت میں کوئی بھی چیز اللہ کی شریک نہیں بن سکتی' وہی مالک' وہی خالق ہر مومن کا اسی بات پر ایمان ہے' اللہ اکبر یعنی اللہ سب سے بڑا ہے وہ سب سے زیادہ عظیم ہے کوئی اس کے برابر نہیں آسکتا اور نہ ہی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے' یہ زمین اور آسمان اس کی پیدا کی ہوئی ہیں وہ ان کا مالک ہے یہ وہ بہترین کلام ہیں جس سے انسان بہت بڑا مقام حاصل کر سکتا ہے اس کلام کی بدولت وہ ہر مقام میں ترقی کر سکتا ہے۔

ایک اور حدیث میں اس کی فضیلت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ ترجمہ ''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ''سبحان اللہ وبحمدہ'' دن میں سو مرتبہ کہا تو اس کے گناہ دور کر دئے جاتے ہیں اگر چہ وہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (بخاری ومسلم شریف)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے اللہ کی پاکی بیان کرنے پر انسان کے تمام گناہ معاف کرنے کی بات فرمائی ہے اور وہ الفاظ سبحان اللہ وبحمدہ ہیں یعنی پاک ہے وہ ذات اور تعریف کے لائق ہے اس ذکر کو دن میں سو مرتبہ ادا کرنا چاہیے اور جو کوئی سچے دل سے ادا کرے گا تو اسکے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے' خواہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر

ہوں یا پھر جتنے بھی ہوں' یہ سب صرف اور صرف اللہ پاک کے ذکر کی وجہ سے معاف ہو جاتے ہیں اللہ کی ذات بہت پاک اور بابرکت ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم اللہ کی میں دن میں ستر (70) بار سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ کی طرف توجہ کرتا ہوں'' (بخاری ومسلم ص ۶۱۲)

اس حدیث مبارکہ میں حضرت محمد ﷺ نے استغفار کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جتنی بار استغفار کرو گے اتنی جلدی تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ جب فخر عرب وعجم یعنی آپ ﷺ کی ذات مبارکہ دن میں ستر مرتبہ استغفار کی دعا کرتے ہیں تو پھر ہم جیسے عام انسان کی کیا اہمیت ہے جو کہ گناہوں کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں ہمارے لئے استغفار کی دعا کرنا اور بخشش مانگنا یہ مہنگا سودا نہیں ہے اس سے اگر ہم آخرت کے عذاب سے بچ جائیں تو یہ مشکل کام نہیں ذکر کے متعلق ایک حدیث میں یوں آتا ہے۔ ترجمہ'' آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جو بھی اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں۔ (بخاری ۵۴۰)

اس حدیث میں یہ بتلایا گیا کہ جب لوگ جمع ہو کر خلوص سے اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ پاک کی رحمت جوش مارتی ہے' اور فرشتہ کے ذریعے پیغام دیا جاتا ہے کہ یہ تمام لوگ بخش دیئے گئے ہیں اور ان کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اللہ کا ذکر کرنے والی مجلسیں میں منعقد کرانے پر دوہرا اجر و ثواب ملتا ہے انکی برائیاں نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں اللہ کا ذکر کرنے والی مجلس کے اختتام پر یہ دعا پڑھی جائے۔

سبحان ربک رب العزة عما یصفون. وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین O

افضل ذکر لا الہ الا اللہ کی فضیلت: قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے ترجمہ'' جو شخص عزت حاصل کرتا ہے (وہ اللہ ہی سے عزت حاصل کرے) کیونکہ ساری عزت اللہ ہی کے واسطے ہے اسی تک اچھے کلمے پہنچتے ہیں اور نیک عمل ان تک پہنچاتا ہے۔ (القرآن سورۃ فاطر آیت ۱۰)

اچھے کلموں سے مراد مفسرین کے نزدیک لا الہ الا اللہ ہے جیسا کہ عام مفسرین نے نقل کیا ہے اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ اس سے مراد کلمات تسبیح ہیں۔ **وتمت کلمة ربک صدقا وعدلا**

''اور تیرے رب کا کلمہ سچائی اور انصاف (واعتدال) کے اعتبار سے پورا ہے'' (القرآن سورۃ انعام آیت ۱۱۵)

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو مسلمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زیدؓ حضرت ابو ذر غفاریؓ اور حضرت سلیمان فارسیؓ یہ

تینوں حضرات جاہلیت کے زمانہ میں لا الہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ: بات کی عمدگی کے لحاظ سے کون شخص اس سے اچھا ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (القرآن سورۃ حم السجدہ آیت ۳۳)

حضور اکرمؐ کا ارشاد پاک ہے تمام اذکار میں افضل الذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے اور تمام دعاؤں میں افضل دعا ''الحمد للہ'' ہے

لا الہ الا اللہ کا افضل الذکر ہونا ظاہر ہے کہ اور بہت سی احادیث میں کثرت سے آیا ہے کہ سارے دین کا دارومدار ہی کلمہ توحید پر ہے' الحمد للہ کو افضل دعا اس لحاظ سے فرما کہ کریم ثناء کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے' عام حالات میں اگر دیکھا جائے کہ کسی امیر و نواب اور وڈیرے کی تعریف میں قصیدہ خوانی کا مطلب اس سے سوال ہوتا ہے۔

ملا قاری فرماتے ہیں کہ تما ذکروں میں افضل اور سب سے بڑھا ہوا ذکر کلمہ طیبہ ہے اور یہ پاک کلمہ ہے جس کے گرد دین کی چکی گھومتی ہے۔ (از مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۴)

آنحضورﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ پاک سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ تعلیم فرمادیجئے جس سے آپ کو یاد کرسکوں اور آپ کو پکارا کروں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہا کرو' موسیٰؑ نے عرض کیا یہ تو ساری دنیا کہتی ہے' ارشاد باری ہو لا الہ الا اللہ کہا کرو پھر عرض کی کہ میرے رب مجھے کوئی ایسی مخصوص چیز عطا فرمائیں جو صرف مجھ کو عطا ہو ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھو اور دوسری طرف لا الہ الا اللہ رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا (از ترمذی شریف ص ۴۶۶)

حضرت فقیہ ابولیث سمرقندی تنبیۃ الغافلین میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضورﷺ نے خطبہ پڑھا جس میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کو اس طرح پڑھے کہ غلط ملط نہ ہو تو اسکے لئے جنت واجب ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی حضور غلط ملط کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور اس کی طلب میں لگ جانا۔

آپﷺ نے فرمایا جو بندہ کسی وقت دن یا رات میں لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو نامہ اعمال میں سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد ص ۲۱۹)

آپؐ فرماتے ہیں کہ تمام ذکروں میں افضل ذکر لا الہ الا اللہ اور تمام دعاؤں میں افضل دعا استغفار ہے (بخاری ۵۸۹)

اس حدیث میں تمام ذکروں سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ کا بیان ہے' تمام صوفیاء نے لکھا ہے کہ دل کے پاک ہونے میں اس ذکر کو خاص مناسبت حاصل ہے' اس سے سارے ہی گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جب اس کے ساتھ استغفار بھی ہو تو کیا بات ہے۔

عبادت کی روح ذکر الٰہی میں ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: **یایھا الناس اعبدو اربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون O** ترجمہ: اے لوگوں اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار کرو (یا تم بچو) (القرآن۔ آیت ۲۰)

عبادت سے مراد وہ خاص اعمال ہیں جو اللہ کی عظمت و کبریائی اور اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنے کے ہیں۔ اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا اور اس قرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے۔

اول: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور آخری رسول ہیں۔

دوم: پانچ وقت نماز ادا کرنا۔ سوم: زکوٰۃ ادا کرنا (جائز مال سے) مستحق لوگوں کو

چہارم: ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنا۔ پنجم: حج ادا کرنا۔

ان میں سے نماز رکن اعظم ہے اسلام نے عقائد کے بعد عبادت میں سب سے زیادہ اہم نماز کو ٹھہرایا ہے۔

اور اس کے علاوہ ذکر اللہ یعنی ہماری کامیابی کا دارومدار صرف اور صرف اللہ پاک کو سچے دل سے یاد کرنے سے ہیں جیسا کہ قرآن وحدیث میں اس کے متعلق بتلایا گیا ہے۔

اللہ کو یاد کرنے کا احسن طریقہ یہ ہے کہ دن رات زبان سے اللہ کو یاد کرتا رہے اور اس کے پاک صفاتی ناموں کا ورد کرتا رہے۔

خلاصہ بحث: ہماری تخلیق کا واحد مقصد جو قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے **وما خلقت الجن والانس الالیعبدون** جب پیدائش کا مقصد ہی عبادت الٰہی ہو تو پھر ذکر سے کیوں کر انکار ہوسکتا ہے۔ گویا انسان کی پیدائش اور بنیادی مقصد عبادت الٰہی ہے۔ اور عبادت الٰہی بجز ذکر الٰہی ناممکن ہے اس لئے دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہوگئے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو اپنے ذکر مبارک سے منور کردے اور ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

﴿ مراجع و مصادر ﴾

القرآن الکریم۔ شیخ عبدالقادر دہلوی، مکتبہ نعمانیہ اردو بازار لاہور

معارف القرآن۔ مولانا مفتی محمد شفیعؒ، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

مشکوٰۃ شریف۔ خطیب ولی الدین محمد بن عبداللہ، زاہد بشیر پرنٹرز لمیٹڈ لاہور

اسلام کا ضابطہ حیات۔ شیخ نذیر احمد، زاہد بشیر پرنٹرز لمیٹڈ لاہور

دیگر کتب جن سے استفادہ کیا گیا

صحیح بخاری شریف۔ صحیح مسلم شریف۔ سنن ابی داؤد۔ ترمذی شریف۔

فضائل اعمال بحوالہ امام غزالیؒ۔

مطالعہ اسلام۔ پروفیسر غلام رسول، فضل مارکیٹ لاہور